رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

إن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ ۳ رمضان ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۲۱

Digitized by Khilafat Library

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تزکیہ نفس کے لئے روزے رکھنے نہایت ضروری ہیں

"افسوس ہے۔ کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں۔ جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے۔ اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں۔ اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کیواسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گذرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا۔ اور بھوک پر داشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی۔ مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوٰی تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتحیاب ہونا چاہو۔ کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔" (بدر ۱۸ جنوری ۱۹۰۶ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷۔ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو تا حال سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

آج ظہر کی نماز کے بعد مسجد اقصےٰ میں رمضان المبارک کی وجہ سے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے درس قرآن مجید دینا شروع کیا۔ درس میں شمولیت کے لئے مقامی دفاتر اور سکولوں کے اوقات ایک بجے بعد دوپہر تک رکھے گئے ہیں۔

مگر اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو دیکھکر کہ اس نے احباب کے دل میں میرے لئے محبت پیدا کی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیں شرمندہ نہیں ہونے دیگا بلکہ سرخرو ئی دے گا۔ مولیٰ کریم کے آگے کیا ہے۔ جو ہم بے نواؤں کی سنے۔ اور ہم پر ادائیگی فرض آسان فرمائے۔ وہ اللہ جس نے راولپنڈی میں چار سال میری ستاری کی اب بھی اسی کے آستانہ پہ رحم کی درخواست کرتا ہوں وہ ہماری کوتاہیوں پر چشم پوشی فرمائے اور اپنی رحمت سے ہم پر فضل کرے آمین۔ ثم آمین۔ پہلی ششماہی میں ہم ۱۳۵۰/- روپے کے قریب بھیج چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور حضور کی توجہ ہم گناہگاروں کے حق میں جاذب فضل الٰہی ہو رہی ہے۔ کہ کوئٹہ سٹا کجبٹ اور ماہواری چندہ کی رقم جو مرکز میں بھیجی جاتی ہے۔ اس سال اپنی تمام گذشتہ تاریخ میں بہت بڑی نمایاں زیادتی رکھتی ہے۔ گذشتہ تمام سالوں سے رقم چندہ بڑھی ہے۔ مگر دعا ہے کہ آئندہ آنے والے سالوں کے چندوں کے آگے ایسی ماند پڑ جائے۔ کہ کوئی حقیقت نہ رکھے۔ اور ہر آئندہ دن ہمارا قدم آگے ہو۔ آمین۔ حضرت ام المومنین کی صحت سے بہت خوشی ہوئی۔ حضرت ممدوحہ کی علالت کی خبر جس دن یہاں پہنچی تھی۔ اسی دن دو دنبے صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے تھے۔ اللہ حضور کو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اور حضور کے تمام خاندان کے افراد کو صحت و عافیت سے سلامت رکھے۔ آمین۔ اور ہماری موت حضور کی اطاعت میں ہو۔

والسلام۔ حضور کی دعاؤں کا محتاج

خاکسار۔ محمد رشید۔ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ (بلوچستان)

اخلاص کا یہ نمونہ جو اس خط سے ظاہر ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی فوری تعمیل کا وہ جذبہ جو جماعت احمدیہ کوئٹہ کے احباب نے دکھایا ہے۔ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ اور خدا کی شان یہ سب سے پہلی اطلاع تھی۔ جو اس بارے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پہنچی۔ اور اس طرح بھی جماعت احمدیہ کوئٹہ پہلے نمبر پر رہی۔

موصی صاحبان اپنے حصہ وصیت میں اضافہ فرمائیں

مجلس مشاورت جو اکتوبر ۱۹۳۶ء کے آخر میں منعقد ہوئی۔ اس میں سلسلہ کی موجودہ مالی تنگی کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے تحریک فرمائی ہے۔ کہ موصی صاحبان کو چاہیئے کہ تین سال کے لئے اپنی وصیت میں اضافہ کر دیں۔ یعنی اگر کسی کی وصیت ۱/۱۰ کی ہے تو وہ ۱/۹ کر دیں۔ اگر ۱/۹ کی ہے تو ۱/۸ کی کر دیں۔ علیٰ ہذا القیاس ۱/۳ تک اضافہ کر سکتے ہیں۔ تین سال کے بعد ان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنے حصہ آمد کو تین سال سے پہلے کی طرح کر لیں۔ پس میں حضور کی اس تحریک کو آپ تک پہنچا کر امید رکھتا ہوں کہ آپ بہت جلد حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مجھے اپنے جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

جائداد کی وصیت والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی زندگی میں ہی ان کا حساب صاف ہو جائے۔ اور ورثاء کے اختیار میں نہ رہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد کے حالات کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ ہمارے پاس کئی ایسی وصیتیں پڑی ہیں۔ کہ ان کے کرنے والوں کے فوت ہو جانے کے بعد ان کی اولاد یا پسماندگان نے وصیت کا روپیہ ادا کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ یا اس میں سالہا سال تک غفلت کی ہے

سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

سید عین علی شاہ صاحب کہاں ہیں

مدت مدید سے آپ کا کوئی پتہ نہیں۔ اس وقت آپ سے ملنے اور آپ کے کیر انوالہ آنے کی اشد ضرورت ہے۔ مجھے خدا کے فضل و کرم سے احمدیت کی صداقت معلوم ہو چکی ہے۔ بعض وجوہات کے باعث بیعت میں تاخیر ہو رہی ہے۔ جلد کیر انوالہ پہنچنے کی کوشش کریں۔ نور محمد

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد و زمین یا مکان خرید و فروخت۔ نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ۔ نقشے و اندازے بنوانا۔ نگرانی کا بند و بست وغیرہ وغیرہ کرانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائیگا

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجنیرس

محلہ دار البرکات ریلوے روڈ قادیان

چنیوٹ کے احمدی باشندگان کے متعلق ایک ضروری اعلان

میاں محمد صدیق صاحب و محمد یوسف صاحب احمدی ساکن چنیوٹ۔ حال مقیم کلکتہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور چنیوٹ میں تعمیر مسجد کے لئے چندہ فراہم کرنے کی اجازت کی درخواست کی تھی ان کی درخواست پر ان احمدیوں سے جو چنیوٹ کے باشندہ ہوں۔ مگر بغرض تجارت یا دیگر کاروبار۔ لاہور۔ آگرہ۔ کانپور۔ کلکتہ وغیرہ میں مقیم ہوں۔ تعمیر مسجد کے لئے۔ انہیں ایک ہزار روپے تک چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس شرط پر کہ اس چندہ کی وجہ سے مرکزی چندہ پر کوئی اثر نہ پڑے۔ چندہ باخذ رسید دیا جائے۔

تعمیر مسجد کے لئے آمد و خرچ کا۔ باقاعدہ حساب رکھنے کی میاں محمد صدیق صاحب و محمد یوسف صاحب کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ جس سے تمام چندہ دہندگان اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

صنف نازک کے لئے جدید بہترین زیور

کیمیکل گولڈ سونے کی لہریہ دار چوڑیاں

ان چوڑیوں کو ماہر جرمنی کاریگروں نے حال میں کیمیکل گولڈ سونے سے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہر طبقہ کی بیگمات ان پر جان فدا کرتی ہیں۔ یہ جدید انگریزی طرز کے نہایت نفیس بیل بوٹوں کے نقش و نگار سے مرصع ہیں ان کا رنگ و روپ مانند اصلی سونے کے ہمیشہ قائم رہتا ہے ہر وقت ہاتھوں میں پہنے رہنے سے بھی عمر بھر سیاہ نہیں پڑتیں جہاں چاہو دکھالو کوئی تجربہ کار صراف بھی شبہ نہیں کر سکتا کہ یہ سونے کی نہیں اور انکو دو سو روپے سے کم قیمت کی نہیں بتا سکتا حسین گوری اور نازک کلائیوں میں اس درجہ خوشنما معلوم ہوتی ہیں کہ ان کو پہن کر کوئی عورت عورتوں میں جہاں بیٹھے وہ عورتیں جو رات دن اصلی سونا پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائیں گی کہ ہم خواہ مخواہ کچھ بھی صرف ہو جائے ایسی ہم کو بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ ہر سائز کی اسٹاک میں موجود ہیں۔ ہمراہ فرمائش کے کلائی کا ناپ ضرور تحریر کیجئے۔ قیمت ایک مکمل سٹ جس میں آٹھ عدد چوڑیاں پیکڈ ہوتی ہیں۔ علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۲/۸ ڈھائی روپیہ، لیکن ایک ساتھ تین سٹ کے خریدار کو ایک بالکل مفت

ملنے کا پتہ:- زین براورس ۳۳ متھرا (یو-پی)

دو مفید رسالے

ابو الفضل محمود صاحب قادیان نے دو مفید رسالے "ایک غلطی کا ازالہ" "احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق" شائع کئے ہیں ہر دو رسالوں کے ٹائیٹل نہایت دیدہ زیب ہیں۔ احباب کثرت سے منگوا کر تقسیم کریں نیز اپنے بچوں

Digitized by Khilafat Library

گیارہ سو احمدی والنٹیرز کے متعلق احراری داستان

احرار کے راست گو صدر اور سکرٹریان نے شہید گنج کانفرنس میں گیارہ سو احمدی والنٹیرز کے شریک ہونے کے متعلق جو صریح غلط بیانی کرتے ہوئے اسے "یقینی" بات قرار دیا تھا۔ اس کے متعلق ہم قبل ازیں اظہار حقیقت کر چکے ہیں۔ اس بارے میں معزز معاصر انقلاب ۱۸ نومبر نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا۔

احرار کے "بڑے مولوی صاحب" (حنفی) اور "وہابی مولوی صاحب" اور "شیعہ مولوی صاحب" کی طرف سے ایک نہایت پُرلطف اعلان شائع ہوا ہے۔ عنقریب لاہور میں شہید گنج کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ جس کے کرتا دھرتا مولانا ظفر علی خان اور ارکان اتحاد ملت ہیں۔ چونکہ مسلمانوں کی توجہ علی العموم اس کانفرنس کی طرف مبذول ہو رہی ہے اس لئے احرار کرام اپنے بھٹ میں بیٹھے ہوئے تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ کہ چل تو چلال تو آئی بلال کوتال تو

انہوں نے اپنے تازہ اعلان میں لکھا ہے کہ شہید گنج کانفرنس کے ارباب اختیار احرار کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ "اتحاد ملت" کے اس "گمراہ کن پروپیگنڈے" کا کوئی ثبوت دیئے بغیر ان بزرگان ملت نے خود یہ گمراہ کن پروپیگنڈا" کر ڈالا ہے کہ "ہمیں یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ کہ قادیان سے گیارہ سو کے قریب مرزائی۔ اس شرط پر نیلی پوش ہو کر کانفرنس میں شریک ہونگے۔ کہ اس کانفرنس میں مرزائیت کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے"۔ واہ بھئی واہ۔ آپ

تو خوب دور کی کوڑی لائے۔ لیکن ہم نے سنا ہے۔ کہ بعض احرار بھی اسی شرط پر نیلی پوش بن گئے ہیں۔ کہ احرار کے خلاف کانفرنس میں کچھ نہ کہا جائے۔ خدا جانے اس میں کیا اصلیت ہے۔ احرار کا یہ بیان درست ہو گا۔ لیکن ہماری شنید بھی بہت مستند ہے۔

"ہر کہ شک آرد احراری گردد"

ابھی یہ شہید گنج کانفرنس تو ہے ہی مرزائی کانفرنس۔ مولانا حسرت موہانی نے اسی لئے اس کی صدارت سے انکار کر دیا ہے۔ اور اور مولانا شوکت علی نے صدارت منظور فرمائی

ہے۔ کیونکہ مولانا کے بڑے بھائی قادیانی ہیں۔ خود مولانا ظفر علی خاں کے بعض رشتہ دار قادیانی ہیں۔ شہید گنج کانفرنس تو لاہور کے بجائے قادیان میں ہونی چاہیئے تھی۔

بہرحال "گیارہ سو مرزائیوں" والی داستان بیان کرنے کے بعد ان مولویان احرار نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ان تمام حالات کے باوجود مجلس احرار کے کسی کارکن رضاکار یا ہمدرد کو اس کانفرنس کے موقعہ پر کسی قسم کا اختلافی مظاہرہ نہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ سخت باز پرس کی جائے گی۔ لیکن آپ کو اس قدر

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

عید مبارک

کی خوشی میں نصف قیمت پر اپنے کارخانہ کے مندرجہ ذیل مشہور تحفے فروخت کئے جائیں گے۔ آج ہی آرڈر دے کر فائدہ اٹھائیں۔

	اصل قیمت	رعایتی قیمت
ایرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	۸ روپے	۴ روپے
" " " " اول	۵ روپے	۸ر ۲ روپے
ایرانہ چینی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	۴ روپے	۲ روپے
" " " " اول	۲ روپے	ایک روپیہ

چھ لنگیوں کے خریدار کو ایک لنگی مفت انعام

ملنے کا پتہ:۔ علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پٹکہ لودیانہ پنجاب

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

سرموں کا سرتاج دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ قادیان کی بزرگ ہستیاں اطباء و ڈاکٹر رؤسا امراء پُرزور الفاظ میں تصدیقات فرما رہے ہیں۔ قادیان کا قدیمی مشہور عالم تحفہ کل امراض چشم میں مفید ہونے کے علاوہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے۔ قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ محمد حیات مینجر رفیق حیات قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو یا مردہ پیدا ہوتے ہوں اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ توانا۔ تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

پتہ۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی فتح خان ولد علی خان ذات بلوچ سکنہ ماڑی شاہ سخیرہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۱/۱۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹/۱۱/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بابک سماۃ سیدہ ولد سیداد ذات مصلی سکنہ چک ۲۳۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸/۱۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹/۱۱/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

بمبئی ۱۶ نومبر۔ آج بمبئی میں ہندو مسلم تعلقات کی کشیدگی انتہائی صورت اختیار کر گئی۔ چنانچہ آج صبح ۱۰ بجے کے قریب دھراوی میں ۲-۳ سو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان خوفناک جنگ ہوئی۔ جس میں پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ لڑائی میں ایک درجن کے قریب اشخاص سنگباری سے مجروح ہوئے۔ پولیس نے حالات کو خطرناک دیکھ کر بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگ بھاگ گئے اس سلسلہ میں فساد زدہ علاقہ سے پولیس نے ۴۴ ہندوؤں اور ایک مسلمان کو گرفتار کیا ہے

برلن ۱۶ نومبر۔ ہر ہٹلر نے معاہدہ وارسائی کی ان دفعات کی مذمت کرتے ہوئے جن کے ذریعہ دریاؤں کو بین الاقوامی استعمال کے لئے وقف کیا گیا تھا۔ معاہدہ مذکور کی آخری قیود سے بھی جرمنی کو آزاد کرا لیا ہے۔ ان دفعات کے ذریعہ جرمنی کے بعض دریاؤں میں جہاز رانی پر پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ ہر ہٹلر کے اس اعلان سے زیکوسلاویکیہ کی جہاز رانی پر اثر پڑے گا۔ برطانی حلقوں میں جرمنی کے اس غیر متوقع اقدام کو نامناسب قرار دیا جاتا ہے۔

جنیوا (بذریعہ ڈاک) اس اطلاع سے یمن بلکہ سارے عرب کے ذمہ دار حلقوں میں اضطراب پھیل گیا ہے کہ یمن کے ولی عہد نے حبشہ جانے اور وہاں سرکاری مہمان کی حیثیت سے ٹھہرنے کے متعلق اطالوی دعوت نامہ کو قبول کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ولی عہد عنقریب عازم حبوتی ہو جائے گا۔

لاہور ۱۶ نومبر۔ لاہور میں بنگلے اور موٹروں کو آگ لگانے کے سلسلہ میں پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں چھاپے مارے۔ آریہ سماج گوالمنڈی میں چھاپہ مار کر پولیس نے دو ہندوؤں کو حراست میں لے لیا اور ان کے قبضہ سے قابل اعتراض لٹریچر برآمد کیا۔ ڈی اے وی کالج ہوسٹل میں پولیس کی ایک پارٹی نے چھاپہ مار کر دو طلباء کے کمروں کی تلاشی لی۔ وہاں سے بھی کچھ لٹریچر پر قبضہ کیا گیا۔ اور دونوں نوجوانوں کو حراست میں لے لیا گیا۔ اس وقت تک کل سات گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

پشاور ۱۶ نومبر۔ آج صبح بنوں کی غلہ منڈی میں آتشزدگی کی واردات ہو گئی۔ جس میں ۲۸ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اور تقریباً ۳۰ ہزار روپے کا نقصان ہو گیا۔ امداد فراہم کرنے کے سلسلہ میں ایک دیوار گر پڑنے سے ایک پولیس کنسٹیبل ہلاک اور چار دیگر اشخاص شدید زخمی ہوئے۔

لاہور ۱۶ نومبر۔ آل انڈیا شہید گنج کانفرنس کا آخری اجلاس کل رات کے ایک بجے ختم ہوا۔ اس اجلاس میں بھی چند قراردادیں منظور ہوئیں۔ ایک قرارداد میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے ممالک اسلامی سے امداد کی اپیل کی گئی اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس قرارداد کی نقول تمام سلاطین ممالک اسلامیہ کو بھیجی جائیں۔

پیرس ۱۶ نومبر۔ جنرل فرینکو اور ہر ہٹلر کے درمیان یہ معاہدہ ہو گیا ہے کہ باغیوں کی کامیابی کے بعد جنرل فرینکو جنوبی مراکش کا ایک حصہ جرمنی کی نذر کر دے گا۔ یہ علاقہ فرانس کے شمالی افریقہ کے مقبوضات کے ساتھ ملحق ہے اس لئے فرانس کے لئے جرمنی کا خطرہ شدید تر ہو جائے گا۔ جنرل فرینکو نے مراکش کے عربوں کو آزادی کامل کا وعدہ دیا ہے اور انہیں اس امر کی اجازت دی ہے کہ وہ اپنا قومی اخبار "الربیع" جاری کر کے عرب ممالک میں آزادی کی تبلیغ کریں۔

برلن ۱۶ نومبر۔ مقامی اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ روس بحیرہ اسود کے ذریعہ روس کی اشتراکی حکومت کی امداد کے لئے آلات حرب بھیج رہا ہے اور اشتراکی حکومت کے خلاف یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس نے گرجاؤں کو نذر آتش کر کے نوسوں اور پادریوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پانچ سو روسی ٹینک میڈرڈ پہنچ چکے ہیں۔

استنبول ۱۶ نومبر۔ وزیر عدل و انصاف ترکیہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ترکی میں جیل خانوں کی بجائے اصلاح خانے قائم کئے جائینگے۔ تاکہ قیدیوں کو دیانت اور شرافت کی تعلیم دی جا سکے۔ ان اصلاح خانوں میں کارخانے۔ مطالعہ خانے وغیرہ بنائے جائینگے۔ اور کھیتوں کا انتظام کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے قریباً ایک ہزار سے قیدیوں کو منتخب کیا ہے جنہیں عنقریب زراعت اور کان کنی پر لگا یا جائے گا۔

لنڈن ۱۶ نومبر۔ میڈرڈ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ جن سلطنتوں نے غیر جانبداری کا اعلان کر کے مجلس عدم مداخلت کی بنیاد رکھی ہے۔ وہ دنیا کو فریب دینا چاہتی ہیں۔ اور در پردہ وہ رہے۔ آلات حرب اور سامان خورد نوش سے باغیوں کی امداد کر رہی ہیں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت مصر نے مدینہ منورہ میں ہسپتال کے قیام کے لئے چھ ہزار پونڈ منظور کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ادویات کی خرید کے لئے بھی دو ہزار پونڈ خرچ کئے جائینگے۔

گجرات ۱۶ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اپر جہلم نہر میں گذشتہ شب ڈاکٹر ہری رام اسسٹنٹ سرجن قصبہ رسول کی کار گر پڑی جس کے نتیجہ میں ڈاکٹر مذکور ایک اور سیر اور اس کا فرزند لقمہ اجل ہو گئے۔ لاشیں کار سے نکال لی گئی ہیں۔

کلکتہ ۱۶ نومبر۔ ہگلی کے مزدوروں کے بلوہ کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ ۳۴ مزدوروں کو مختلف میعاد کی قید با مشقت کی سزائیں دی گئی ہیں

میڈرڈ ۱۶ نومبر۔ آج میڈرڈ پر باغی طیاروں نے تین حملے کئے۔ ان کے نتیجہ میں ۱۷ اشخاص ہلاک اور ایک سو سے زیادہ مجروح ہوئے۔ شام کو باغی فوج نے گولہ باری کی۔ چند پھٹنے والے گولے شہر کے وسط میں گرے۔ جن سے عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ تین گولے عدالتوں کے قریب گرے سرکاری فوج نے ایک پل کو ڈائنا میٹ سے اڑا دیا۔

لزبن ۱۶ نومبر۔ جنرل ویریلاس کے مستقر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ باغیوں نے یونیورسٹی شہر پر قبضہ کر لیا ہے اور سرکاری فوج وسط شہر کی طرف فرار ہو گئی۔

میڈرڈ ۱۶ نومبر۔ باغیوں کے دس بم برسانے والے اور دوبارہ جنگی طیاروں نے اتوار کی صبح کو میڈرڈ پر حملہ کیا متعدد بم گرائے گئے۔ ایک بم یونیورسٹی کی عمارت پر گرا۔ متعدد بم شمالی حصہ میں گرے جس کی آبادی زیادہ گنجان ہے۔ چند اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

لنڈن ۱۶ نومبر۔ رائیٹر کا نامہ نگار باغیوں کے کیمپ سے اطلاع دیتا ہے کہ دس میل طویل محاذ پر جنگ جاری ہے۔ میڈرڈ کی تسخیر کے لئے جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس میں کیساڈی کمپو خاص میدان ہے سرکاری فوج کے دو سو سپاہیوں نے رات کی تاریکی میں باغیوں کی بیرونی چوکیوں پر حملہ کر دیا۔ لڑائی کے نتیجہ میں تمام حملہ آور قتل ہو گئے۔ باغی فوج کا بھی کافی نقصان ہوا۔ مقتولین میں تین انگریز بھی شامل ہیں۔

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ کابینہ مصر کا ایک اجلاس بند کمرے میں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر پر فضائی حملہ کے اندیشہ کے ماتحت فوج کو تین حصوں میں منقسم کیا جائے گا۔ ایک حصہ سوڈان کی سرحد پر مقرر کیا جائے گا۔ دوسرے حصہ کا صدر مقام اسکندریہ ہو گا۔ اور تیسری چھاؤنی نیل کے علاقہ میں ڈالی جائے گی توقع کی جاتی ہے کہ حکومت جبری بھرتی کا قانون نافذ کرے گی۔

لاہور ۱۶ نومبر۔ اکالی پارٹی نے بھی کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے تعاون کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے مضامین

Digitized by Khilafat Library

امسال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے لئے حسب ذیل تین مضامین مقرر کیے گئے ہیں:-

۱- جنگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک اور اس بارہ میں آپؐ کا مقدس اسوۂ حسنہ۔

۲- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔

۳- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مستقبل کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں

احباب کرام کو چاہیئے کہ ان مضامین پر لیکچر دینے کے لئے تیاری کریں اور اہل قلم اصحاب انہی مضامین پر مضامین لکھکر بہت جلد الفضل میں بھجوا دیں تاکہ خاتم النبیین نمبر میں شائع کیے جائیں۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

حضرت امیر المومنین سے احمدی احباب و دیگر معززین کی ملاقات
سٹیشن ملتان چھاؤنی پر

۱۴ نومبر ۱۹۳۶ء قریباً دو بجے بعد دوپہر میل ٹرین پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز اسٹیشن ملتان چھاؤنی پر تشریف لائے۔ تمام احباب جماعت احمدیہ ملتان شہر و نیز محمد افضل خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان محمد سرور و منظور احمد خانصاحب احمدی تمندار قیصرانی وچند دیگر احباب زیارت حضور والاشان سے مشرف ہوئے۔ حضور انور نے تمام احباب ملتان و ڈیرہ غازیخان سے مصافحہ فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔ نواب خان بہادر مخدوم شیخ مرید حسین صاحب ایم ایل اے و نوابزادہ شیخ عاشق حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول سب رجسٹرار ملتان وچوہدری نادر خانصاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان و شیخ عبدالعلی صاحب افسر مال ملتان و خان بہادر محمد امین خان صاحب بھی حضور کو ملے جماعت احمدیہ ملتان نے حضور کی خدمت اقدس میں تین گلدان ملتانی ساخت کے معہ فروٹ پیش کئے۔ اور حضور والاشان نے بکمال مہربانی تحفۂ درویشاں منظور فرمایا (خاکسار منشی محمد بخش احمدی از ملتان)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے)

۱- صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲- اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳- جو دوست خود ادا کر چکے ہیں یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالے کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے؟

۴- جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوالیں۔

۵- اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد

نیشنل لیگ کور ڈے

بحکم جناب سالار جیش ونگران اعلیٰ آل انڈیا نیشنل لیگ کورز کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۱ نومبر کو کور ڈے منایا جائیگا۔ اس میں علاوہ جلوس کے جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ اور صدر صاحب نیشنل لیگ قادیان کور کی اہمیت اور اس کے اغراض ومقاصد پر تقاریر فرمائینگے لہذا تمام نزدیک کی کوریں ۲۰ نومبر کو قادیان پہونچ جائیں۔ اور جو کوریں دور ہونے کی وجہ سے قادیان نہ پہنچ سکیں۔ وہ اپنی اپنی جگہ پر کور ڈے منائیں۔ اور کور کی اہمیت اور اس کے اغراض پر تقاریر کریں۔ اور رپورٹ سے قائد اعظم صاحب کو مطلع کریں۔ اور ایک کاپی دفتر نیشنل لیگ کور قادیان کو بھی ارسال فرمائیں۔ (خاکسار افسر جیش۔ قادیان)

ایک بے بنیاد افواہ کی تردید

وہ لوگ جو آئندہ انتخابات کو جنگ و جدل کا موجب بنانا چاہتے ہیں۔ اور جن کے مدنظر یہ بات نہیں۔ کہ ان کے حلقہ سے کوئی قابل ترین نمائندہ منتخب ہو۔ بلکہ ان کے پیش نظر ذاتی مفاد ہیں یا کسی سے کسی قسم کا بغض وحسد رکھتے ہیں۔ انہوں نے ابھی سے ایسا طریق عمل اختیار کر لیا ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی شریفانہ اور پسندیدہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ چنانچہ ناظم صاحب انتخابات اسمبلی قادیان کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ بعض اخبارات نے محض شرارت کی بناء پر یہ غلط افواہ اور بے بنیاد خبر شائع کی ہے۔ کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے جو آئندہ پنجاب اسمبلی کے انتخاب کیلئے حلقہ دیہاتی تحصیل بٹالہ سے بطور امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ کسی اور امیدوار کے حق میں دست بردار ہو گئے ہیں۔ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اور اس میں سر مُو صداقت نہیں ہے چوہدری صاحب ۴۴

۴۴ موصوف بدستور اس حلقہ سے بطور امیدوار کھڑے ہیں اور اللہ تعالے کے فضل اور کرم سے ان کے لئے کامیابی کی کافی امید ہے حلقہ بٹالہ کے وہ اصحاب جو اپنے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے اپنا نمائندہ اسمبلی میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب کی دست برداری کا خیال تک بھی دل میں نہ لائیں۔

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ - رمضان ۱۳۵۵ھ

رمضان المبارک کے متعلق بعض ضروری مسائل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات

۲

اشاعت گزشتہ کے تسلسل میں رمضان المبارک کے متعلق بعض وُہ اہم ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبات میں بیان فرمائیں اور جنہیں اس مقدس مہینہ میں اپنے زیر نظر رکھنا تمام احمدیوں کے لئے نہایت ضروری ہے (ایڈیٹر)

۱۸ - رمضان میں ذاتی اور قومی زندگی قربان کردینے کا سبق حاصل ہوتا ہے

"رمضان اس بات کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ کہ ہم اپنی ہر ایک چیز خدا تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ رمضان میں ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہر چیز خدا ہی کی ہے۔ کیونکہ رمضان میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہماری زندگی اور ہماری موت خدا ہی کے لئے ہے۔ ہم کھانے پینے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ فردی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اور بغیر نسل چلنے کے قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ قومی زندگی ہے مگر ہم ان دونوں کو رمضان میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔ جب ہم کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔ تو اس سے ہماری یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ اپنی زندگی خدا تعالےٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جب مرد عورت سے تعلقات چھوڑتا یا عورت مرد سے چھوڑتی ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ ہم قومی زندگی بھی خدا کے لئے قربان کرتے ہیں۔ اس طرح ہم اپنے وجود کو مٹا دیتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہماری فردی زندگی خدا ہی کے لئے ہے اسی طرح ہم یہ بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہماری قومی زندگی بھی خدا کے لئے ہے۔ اگر ہمیں خدا کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا پڑے گا۔ تو قربان کردینگے۔ اگر ہمیں خدا کے لئے قوم کو قربان کرنا پڑے گا۔ تو اس کو بھی قربان کردیں گے جب انسان یہ حالت اختیار کرلیتا ہے۔ تب خدا ملتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے۔ اس ارشاد کا کہ روزہ کی جزا خود خدا ہے۔ اس کا یہ مفہوم نہیں۔ کہ روزہ رکھ کر انسان خدا کا مالک بن جاتا ہے۔ مالک مالک ہی ہے۔ اور بندہ بندہ ہی۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ روزہ رکھنے کے بدلے میں خدا مل جاتا ہے۔ خدا کا قرب حاصل ہوجاتا ہے۔ خدا کی معرفت میسر آجاتی ہے۔ پس جب انسان نسلی اور ذاتی زندگی کو خدا تعالےٰ کے لئے قربان کردیتا ہے تب خدا ملتا ہے۔ اور جب تک انسان اپنے وجود کو قائم رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ قوم بھی کچھ ہے۔ وُہ اندھیرے میں چکر لگاتا رہتا ہے اور کچھ نہیں پاسکتا۔ . . اگر کوئی رمضان سے یہ سبق حاصل نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا بھوکا اور پیاسا رہنا محض بھوکا اور پیاسا رہنا ہی ہے اس کی بھوک و پیاس خدا کے لئے نہیں ہے"

۱۹ - روزے ۱۵ سے ۲۰ سال کی عمر میں بچوں کو رکھانے چاہئیں

"بچوں پر جو بالغ نہ ہوئے ہوں۔ یا عورتوں پر جنہیں ماہواری ایام آئے ہوں۔ روزہ فرض نہیں۔ روزہ کا بچپن اور ہے اور نماز کے لئے اور . . . روزہ کے لئے بچپن اس وقت تک ہوتا ہے۔ جب تک بچہ پوری طاقت حاصل نہیں کرلیتا اس وجہ سے مختلف بچوں کے لئے یہ بچپن مختلف ہوتا ہے۔ جو ۱۵ سے ۲۰ سال کا ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچپن کی عمر میں بچے تھوڑے تھوڑے روزے ہر سال رکھیں۔ تو اچھا ہے۔ اس طرح انہیں عادت ہوجائے گی۔ مگر بہت چھوٹی عمر میں اس طرح بھی روزہ نہیں رکھوانا چاہیئے۔ یہ شریعت پر عمل کرانا نہیں۔ بلکہ بچہ کو بیمار کرکے ہمیشہ کے لئے ناقابل بنانا ہے۔ یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ بچہ کا روزہ ماں باپ کو مل جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے بچہ سے روزہ رکھوانا جو کمزور ہو اور اپنی جسمانی صحت کے لحاظ سے استوار نہ ہو چکا ہو۔ ثواب نہیں۔ بلکہ گناہ کا ارتکاب کرنا ہے ہاں جب بچہ کی ضروری قوتیں نشو ونما پا چکی ہوں۔ تو ہر سال کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے چاہئیں۔ تاکہ عادت ہوجائے۔ مثلاً پہلے پہل ایک دن روزہ رکھوایا۔ پھر دو تین چھوڑ دیئے۔ پھر دوسری دفعہ ایک رکھوایا۔ ایک چھڑوا دیا۔ میرے نزدیک بعض بچے تو ۱۵ سال کی عمر میں اس حد کو پہونچ جاتے ہیں۔ کہ روزہ ان کے لئے فرض ہوجاتا ہے۔ بعض ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ اور ۲۰ سال تک اس حالت کو پہونچتے ہیں"

۲۰ - افراط اور تفریط سے بچو

"ہمارے ملک میں دو قسم کے خیال پائے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خواہ مر جائیں۔ روزہ نہیں چھوڑنا۔ اور دوسرے یہ کہ کمزوری ہوگئی ہے۔ اس لئے روزہ نہیں رکھتے۔ مگر وُہ کونسا آدمی ہے کہ جو روزہ رکھے۔ اور طاقت ور ہوجائے ہاں بعض لوگ جو رمضان میں خاص کھانے کھایا کرتے ہیں۔ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ان کے لئے رمضان خوید بن جاتا ہے۔ وُہ موٹے ہوجاتے ہیں۔ مگر خواہ کوئی کس قدر مقوی کھانے کھائے۔ روزہ کے وقت ضعف ضرور ہوتا ہے"

۲۱ - جو روزے رہ جائیں انہیں دوسرے ایام میں رکھو

"ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک ممکن ہوسکے۔ روزہ کی قدر کرے۔ جن کو خدا تعالےٰ نے طاقت دی۔ وُہ سارا مہینہ پورا کریں۔ اور جنکو کسی شرعی عذر کی بنا پر بعض روزے چھوڑنے پڑیں۔ وُہ دوسرے اوقات میں پورے کریں ہمارے ملک میں اس بارہ میں بہت سستی پائی جاتی ہے۔ وہ جو روزوں میں سارا مہینہ روزے رکھ لیتے ہیں۔ ان کے بھی اگر کچھ رہ جائیں۔ تو دوسرے ایام میں سستی کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی خدا تعالےٰ کا ہی حکم ہے۔ کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مگر ۷۰ - ۸۰ فیصدی لوگ ایسے ہونگے۔ جو رمضان میں جس قدر روزے رکھ سکیں گے رکھینگے۔ اور جو باقی رہ جائیں گے۔ وُہ رکھنے کی کوشش نہ کریں گے۔ وُہ لوگ جو سالہا سال بیمار رہتے ہوں۔ ان کو چھوڑ کر دوسروں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جو روزے رہ جائیں وُہ دُوسرے ایام میں رکھ لیں"

۲۲ - روزوں میں بکثرت دُعائیں مانگو

"پھر روزوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں یہ بات قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتی ہے اور حدیثوں سے بھی۔ کیونکہ رمضان کا ذکر کرتا ہوا خدا تعالےٰ فرماتا ہے مجھ سے مانگو تا میں تمہیں دُوں۔ کیا عجیب بات ہے لوگ ان سے مانگتے ہیں۔ جو مانگنے پر بھی کچھ نہیں دیتے لیکن خدا تعالےٰ جو کہتا ہے۔ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ سے مانگو۔ اس سے نہیں مانگتے۔ رمضان کے دنوں میں چونکہ خصوصیت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنے لئے اور اسلام کی ترقی کے لئے کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں" (الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء جلد ۲۳)

۲۳ - روزہ کی بلوغت

"کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ میرے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہوجاتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم پندرہ سال سے اٹھارہ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے۔ اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ میرے نزدیک اس سے پہلے بچوں سے روزے رکھوانا ان کی صحت پر بہت بُرا اثر ڈالتا ہے۔ کیونکہ وُہ زمانہ ان کے نشوونما کا ہوتا ہے۔

جس میں وہ طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس جس زمانہ میں کہ وہ طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کی طاقت کو دبانا اور بڑھنے نہ دینا ان کے لئے سخت مضر ہے ..... بارہ سال سے کم عمر کے بچے سے روزہ رکھوانا تو میرے نزدیک جرم ہے۔ بارہ سال سے ۱۵ سال کی عمر کے بچے کو اگر کوئی روزہ رکھواتا ہے۔ تو غلطی کرتا ہے پندرہ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے۔ ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے۔"

۲۴۔ معمولی عذرات کی بناء پر روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا

"میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائینگے روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے۔ میں بیمار ہو جاؤنگا۔ میں نے تو آجتک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا۔ جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہونگا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہوسکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا۔ کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے۔ جو روزہ رکھے گا۔ اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے۔ کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے۔ تو پھر بھوک کا سوال کیسا۔ پھر کئی ہیں۔ جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں۔ جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑ دیگا۔ تو ضرور ضعف ہوگا۔ اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملیگا۔ جو روزہ رکھے اور اسے ضعف نہ ہو..... اسلئے اس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔"

۲۵۔ کس قسم کی بیماری روزہ رکھنے میں مانع ہے

"روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے۔ کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو۔ کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو۔ کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرلے لیکن کسی کو بیماری اس قسم کی ہو۔ کہ اسے وضو کرنا نقصان نہ دیتا ہو۔ بلکہ اگر اس بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وہ وضو کرے تو اسے فائدہ ہوتا ہو۔ تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ بیماری سے مراد وہی بیماری ہوگی۔ جس کا روزہ سے تعلق بھی ہو۔ اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو۔ اس میں مبتلاء روزہ ترک کرسکتا ہے۔ کیونکہ جب روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے۔ تو وہ بڑھ جائے گی۔"

۲۶۔ یہ درست نہیں۔ کہ انسان جب مرنے لگے تب روزہ چھوڑے

"جہاں میں بلا وجہ اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے کے سخت خلاف ہوں۔ وہاں میں ان لوگوں کے اجتہاد کا بھی قائل نہیں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ انسان جب مرنے لگے تب روزہ چھوڑے۔ ورنہ نہ چھوڑے۔ ایسا کوئی حکم شرع میں نہیں آیا۔" (الفضل ۱۳؍۱ جلد ۱۲)

۲۷۔ کمزور سینہ والے بچے

"جن بچوں کے سینے چھوٹے اور کمزور ہوں ان کو روزوں پر مجبور کرنا بلکہ ان کو روزے رکھنے دینا بھی درست نہیں۔ ہاں پندرہ سال کی عمر سے ان کو عادت ڈلوانی اور مشق شروع کروانی چاہیئے۔ خواہ ان کے قوائے شہوانی بارہ برس کی عمر سے ہی بلوغت کو پہنچ گئے ہوں۔"

۲۸۔ روزے کا حکم جسمانی قویٰ کی تکمیل پر عائد ہوتا ہے۔

"روزوں کے حکم کے عائد ہونے کے لئے بچے جننے کی کوئی شرط نہیں۔ بعض ایسے آدمی ہونگے۔ کہ ساری عمر بھی ان پر روزہ فرض نہیں ہوگا۔ اور اگر ایک روزہ بھی وہ رکھ لیں۔ تو ان کی صحت بالکل برباد ہو جائے گی کیونکہ روزہ ایسی چیز نہیں جس کے لئے جسم کی توانائی کی کچھ ضرورت نہ ہو۔ اور اس کا جسم پر کچھ اثر نہ پڑے۔ پس ہر ایک چیز کے لئے ایک مناسبت ہوتی ہے۔ اس لئے روزے کا حکم جسمانی قوئی کی تکمیل پر عائد ہوتا ہے۔ اگر کسی کے قوائے جسمانی تکمیل کو نہیں پہونچے۔ تو خواہ وہ چالیس پچاس بچے بھی پیدا کرے۔ مگر روزے کا حکم اس پر عائد نہیں ہوگا۔"

"پس روزے کی بلوغت پندرہ سال سے شروع ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے پندرہ سال سے کم عمر جائز نہیں رکھی۔ کیونکہ جہاد میں جسمانی کوفت ہوتی ہے۔ اگر اس عمر سے پہلے کسی سے جہاد کرایا جائے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اگلے جہاد اس کے سب مارے جائینگے۔ اسی طرح اس عمر میں بچے کی نشو و نما کے لئے روزے سے روکنا ہے دینی نہیں بلکہ اگلے چالیس پچاس سال کی عمر کے لئے اس کے پاس ذخیرہ جمع کرنا ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ تو ہم ان کے جسموں کو کمزور کرکے آئندہ زندگی میں ان کو روزے رکھنے سے محروم رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہم ان کو نشو و نما حاصل کرنے دیتے ہیں تو ان کی ہڈی اور جسم مضبوط ہو جائے گا۔ اور آئندہ زندگی کے اکثر حصہ میں وہ آسانی روزے رکھ سکینگے۔" (الفضل ۱۱؍۷ جلد ۱۲)

۲۹۔ رمضان کے ذریعہ شرفاء کے دل میں غرباء کی ہمدردی کا احساس اور بُروں پر حجت

"امیروں کو روزہ سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ جب اس تھوڑے سے وقت میں بھوک کی وجہ سے اس قدر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ تو ان غریبوں کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ جن پر ہمیشہ ہی یہ حالت رہتی ہے۔ امراء کے ہاں تو افطار کے لئے عصر سے بلکہ ظہر سے ہی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ کہیں بادام اور پستے پیسے جا رہے ہیں۔ کہیں بالائی اترکر ہے۔ کہیں مٹھائیاں طیار ہو رہی ہیں۔ اگر گرمی کا موسم ہو تو برف اور لیمن وغیرہ مہیا کیا جاتا ہے۔ بیسیوں قسم کے کھانے تیار ہوتے ہیں۔ پھر بھی وہ روزہ کو ایک احسان سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ یہ ایک بڑی مصیبت تھی۔ گرمی کے موسم میں دن چڑھتے ہی پیاس کی شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ یوں سمجھتے ہیں۔ کہ روزہ رکھکر ہم نے گویا دنیا پر ایک احسان کیا ہے۔ ایسے لوگوں کو یہ احساس ہوسکتا ہے۔ کہ جو لوگ غریب ہیں اور جن کے گھروں میں کھانے کو کچھ نہیں ہوتا ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ کوئی اس سے فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے۔ مگر اللہ تعالےٰ ان کے دلوں پر ایک حجت قائم کر دیتا ہے۔ تا قیامت کے دن وہ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ ہمیں تو کوئی پتہ ہی نہیں ہے اللہ تعالےٰ انہیں فرمائے گا۔ کہ سردیوں میں رمضان آیا۔ اور تم نے تکلیف محسوس کی۔ گرمیوں میں آیا۔ اور تم نے تکلیف محسوس کی۔ مگر یہ خیال نہ آیا۔ کہ جنہیں کھانے کو نہ سردیوں میں ملتا ہے نہ گرمیوں میں ان کی کیا حالت ہوگی۔ پس رمضان ہر شریف آدمی کے دل میں احساس پیدا کر دیتا ہے۔ اور بُرے آدمی کے دل پر حجت قائم کر دیتا ہے۔ شریف آدمی تو اس سے غرباء کی حالت کا احساس کرتا اور ان کی خبر گیری کی کوشش کرتا ہے۔ مگر شریر آدمی پر اس سے حجت قائم ہو جاتی ہے۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ یہ نہ کہہ سکے۔ کہ مجھے معلوم نہ تھا بھوک پیاس کی کیا تکلیف ہوتی ہے۔"

۳۰۔ دعا

"اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو توفیق دے۔ کہ وہ رمضان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور لعلکم تتقون میں رمضان کی جو غرض بتائی گئی ہے۔ اُسے حاصل کرسکیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں تقوے کا وہ مقام عطا کرے۔ کہ اس کی گود میں جا پہنچیں جس کے بعد اُن کے لئے کسی قسم کا ڈر نہ رہے اللہ تعالےٰ ان کے تمام کاموں کا متکفل ہو جائے۔ اور وہ اس کی حفاظت میں آجائیں۔"

(الفضل [illegible] نمبر ۲۲)

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

عشق و محبت

ترکِ دنیا - یا - تقویٰ - یا - تزکیۂ نفس

نمبر ۲

فقر کی منزل کا ہے اول قدم نفیٔ وجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

(حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے)

کلام منظوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام دربارہ ترکِ دنیا

بدیں دارِ فانی دل خود مبند — کہ دارد نہاں راحتش صد گزند
برست آنکہ بر موت دارد نگاہ — بریدہ ز دنیا دو دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار — کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
جہنم کزو داد فرقاں خبر — ہمیں حرص دنیاست جانِ پدر
بدیں قحبہ بستن دل خود خطاست — کہ ایں دشمنِ دین و صدق و صفاست
چہ حاصل ازیں دلستانِ دورنگ — کہ گاہے بصلحت کشد گاہ بجنگ
بدنیائے دوں دل مبند اے جواں — تماشائے آں بگذرد ناگہاں

اتار اپنے مونڈھوں سے دنیا کا بار — طلب میں سفر کر لیا اختیار
خدا کے لئے ہو گیا دردمند — تنعم کی راہیں نہ آئیں پسند
اگر تو بھی چھوڑے یہ ملکِ ہوا — تجھے بھی یہ رتبہ کرے وہ عطا
تو رکھتا نہیں ایک دم بھی روا — جو بیوی سے اور بچوں سے ہو جدا
جو برباد ہونا کرے اختیار — خدا کے لئے ۔ ہے وہی بختیار

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو — کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گزارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے — رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے
یارو یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

بسے سہل است از دنیا بریدن — بیادِ حسن و احسانِ محمد

گراں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے — ز دنیا توبہ کردندے بچشمِ زار و خونبارے

اے میرے یارِ جانی خود کر تو مہربانی — ورنہ بلائے دنیا اک اژدہا ہی ہے

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی — اٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی
کہاں تک جوشِ آمال و امانی — یہ سو سو چھید ہیں تم میں نہانی
تو پھر کیونکر ملے وہ یارِ جانی — کہاں غربال میں رہتا ہے پانی
کرو کچھ فکرِ ملکِ جاودانی — یہ ملک و مال جھوٹی ہے کہانی

اے برادر دل منہ در دولتِ دنیائے دوں — زہر خونریز ست در ہر قطرۂ ایں انگبیں
فکرِ ایشاں غرق ہر دم در رہِ دنیائے دوں — مالِ ایشاں غارت اندر راہِ نسواں و بنیں

از اں قفس بپریدم بروں کہ دنیا نام — کنوں کہ کنگرۂ عرش جائے ما باشد
قدم بمنزلِ روحانیاں بنہ کہ جز ایں — جہان و کارِ جہاں جملہ ابتلا باشد

ان کی قسمت میں نہیں دیں کیلئے کوئی گھڑی — ہو گئے مفتونِ دنیا ۔ دیکھ کر اس کا سنگار
کیا مجھے تم چھوڑتے ہو جاہِ دنیا کے لئے — جاہِ دنیا کب تلک دنیا ہے خود ناپائدار
فقر کی منزل کا ہے اول قدم نفیٔ وجود — پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار
تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے — ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار
جیفۂ دنیا پہ یکسر گر گئے دنیا کے لوگ — زندگی کیا خاک ان کی جو کہ ہیں مردار خوار
دیں کو دے کر ہاتھ سے دنیا بھی آخر جاتی ہے — کوئی آسودہ نہیں بن عاشق و شیدائے یار
کون چھوڑے خوابِ شیریں کون چھوڑے اکل و شرب — کون لے خارِ مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار

ہم اسی کے ہو گئے ہیں جو ہمارا ہو گیا — چھوڑ کر دنیائے دوں کو ہم نے پایا وہ نگار
جاودانی زندگی ہے موت کے اندر نہاں — گلشنِ دلبر کی رہ ہے وادیٔ غربت کے خار
نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں — چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار
جس نے نفسِ دوں کو ہمت کر کے زیرِ پا کیا — چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو — کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو — اس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو — ورنہ خیالِ حضرتِ عزت کو چھوڑ دو
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول — تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا — ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات — اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

دیدم از ہجرِ خلق جلوۂ یار — کارِ دیگر بر آمد از یک کار

ایها الجا محوت فی الشهوات — اکثروا ذکر هادم اللذات

ایں جہانست مثلِ مردارے — ہر طرف چوں سگے طلبگارے
رست آنکس کہ رست زیں مردار — خاک شد تا مگر شود خوشِ یار

حسن و خوبی و دلبری بر تو تمام — صحبتے بعد از لقائے تو حرام
بر کسے چوں مہربانی مے کنی — از زمینی آسمانی مے کنی

چوں شود بخشائشِ حق بر کسے — دل نمی ماند بدنیا بیش بسے
زہرِ قاتل گر بدستِ خود خوری — من چساں دانم کہ تو دانشوری
زیر پا کن دلبرانِ ایں جہاں — تا نماید چہرہ آں محبوبِ جاں
لیک تو افتادہ در دنیا اسیر — تا نمیری کے رہی زیں دار و گیر
تا نہ میری اے سگِ دنیا پرست — دامنِ آں یار کے آید بدست

ہیچ دانی چیست دینِ عاشقاں — گویمت گر بشنوی عشاق وار
از ہمہ عالم فرو بستن نظر — لوحِ دل شستن ز غیرِ دستدار

ولست بطالب الدنیا کزعمک — وقد طلقتها بالاعتزال
ترکت هذه الدنیا لوجهی — واثرنا الجمال علی الجمال

نفس چوں تازگی ہمے یابد — سر ز حکمِ خدائے بر تابد
گاہ باشد کہ خوابِ بسترِ نرم — مے کند شہوتے فرو شدہ گرم
یا بدیں باش یا بہ دنیا باش — نہ شود مجتمع معاد و معاش
ترکِ دنیا نخواہد آں دادار — آں نخواہد کہ الفتش بگذارد
یا خدا خواہ یا ہوا و ہوس — نتواں عشق باختن بہ دو کس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں دربارہ ترکِ دنیا

(۱) تقویٰ کے معنی ان چیزوں سے بھی بچنا جن کے وجہ جائز اور ایک حصہ مشتبہ ہے۔ (مفہوم)

(۲) نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے (از نشرالتبلیغ) [بمعیت]

(۳) دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ (الوصیۃ)

(۴) خدا کی رضا تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اسکی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچہ کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے۔ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔

(۵) دیکھو میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس [illegible] جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے [illegible] بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے [illegible]

پس اگر تم دُنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو - تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں - اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے - بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو - تم ہرگز توقع نہ کرو - کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو - اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں - اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا - لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے - تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا -

۶ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسی وقت یہ فرمانا - کہ میں سیر ہو گیا - ہرگز اس قول کے مرادف نہیں - کہ جو دُنیادار کے مونہہ سے نکلتا ہے - جنہوں نے اصلی مقصد اپنی زندگی کا کھانا پینا ہی سمجھا ہُوا ہوتا ہے غرض پاکوں کا کام اور کلام پاکوں کے مراتب عالیہ کے موافق سمجھنا چاہئیے - اور ان کے امُور کا دوسروں پر قیاس کرنا صحیح نہیں - وُہ درحقیقت اس عالم کے باہر ہوتے ہیں گو بصورت اسی عالم کے اندر ہوں -

(مکتوبات احمدیہ نمبر ۲)

۷ - اور میرا اصُول دُنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلی مونہہ نہ پھیر لیں ایمان کا بچاؤ نہیں (مکتوب ۱۱)

۸ - سو مومن کو مرد میدان بن کر اس دار فانی سے تلخیاں و ترشیاں سب اٹھانی چاہئیں - ہمارا وجود انبیاء اور اماموں سے کچھ انوکھا نہیں - بلکہ اصل بات تو یہ ہے - کہ لذت و انس و شوق و راحت طلب الٰہی میں تب ہی محسوس ہوتی ہے کہ جب حضرت ایّوب علیہ السلام کی طرح مصیبتوں پر صابر ہو کر یہ کہیں - کہ میں ننگا آیا - اور ننگا ہی جاؤں گا" (رکرت ۲۱۳)

۹ - پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یک شنبہ کو الہام ہوا - لاتکلمنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون . . . . . اور ممکن ہے کہ وُہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو - مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے - کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں - مگر ان کی حالت دُنیا پرستی کی ہمارے اصُول کے مخالف ہے -

(بدر ۱۰ - مئی ۱۹۰۶ء)

۱۰ - بعض آیات کے کسی طرح پر معنے بیان کرنا صرف ان لوگوں کا کام ہے - کہ جو راہ راست کے طالب نہیں - بلکہ آرام پسند اور آزاد طبع ہو کر صرف الحاد اور زندقہ میں اپنی عمر بسر کرنا چاہتے ہیں

(سلسلہ کلمات طیبات تقریر ۱۸ - جنوری ۱۸۹۰ء)

نوٹ :- مثلاً آیت قل من حرم زینۃ اللّٰہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق اور ورھبانیۃ ن ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم فما رعوھا حق رعایتھا و کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً وغیرہ وغیرہ

۱۱ - نادان کہتا ہے - کہ کیا ہم دُنیا کو چھوڑ دیں - اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی جب تک اس کو بے ایمان کرکے ہلاک نہ کرے -

(تذکرۃ الشہادتین)

حصُولِ ترکِ دُنیا یا تزکیہ نفس

ان تحریروں اور سندات کے بعد جو مشتے نمونہ از خروارے ہیں - اور جن سے حضور علیہ السلام کی تمام کتابیں - اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام کے تمام خطبات بھرے پڑے ہیں - اب میں یہ بیان کرتا ہوں - کہ ترکِ دُنیا کے حصول کا اس زمانہ میں کیا طریق ہے - سو یاد رہے - کہ تزکیہ تین طرح سے حاصل ہوتا ہے :-

(۱) انبیاء والا تزکیہ جو خدا تعالےٰ براہ راست اپنا جلوہ دکھا کر کرتا ہے - اور وُہ اس آیت کے ماتحت ہے - فلا تزکوا انفسکم بل اللّٰہ یزکی من یشاء -

(۲) صحابہ والا تزکیہ - یعنی رسول کی صحبت سے پاک ہو جانا - یہ وُہ ہے جسے آیت یتلوا علیکم آیاتنا و یزکیکم میں بیان کیا گیا ہے :-

(۳) انبیاء کے زمانہ کے بعد کا تزکیہ جس میں خلفاء کی ہدایت کے ماتحت ذاتی مجاہدات پر زیادہ سے زیادہ زور دینا پڑتا ہے - یعنی بفحوائے آیت ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ - چنانچہ دیکھ لو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تزکیہ نفس خود براہ راست الٰہی تربیت کے ماتحت ہوا - اور جو مجاہدات بھی انہوں نے کئے وُہ بھی حکم خداوندی سے کئے - اس کے بعد جب یہ انبیا مبعوث ہُوئے - تو ان کا صرف یہی مطالبہ تھا - کہ آؤ - اور ہمارے پاس رہو آؤ - اور ہماری صحبت میں بیٹھو - یہ نہیں تھا - کہ ہر جگہ تبلیغیں کرتے پھرو - جلسے کراؤ - اور کتابیں اور اشتہار لکھو - اور بڑے بڑے چندے دو - بلکہ اس زمانے کے چندے دیکھے جائیں - تو آج کل کے چندوں سے ہزارواں حصہ بھی نہیں تھے - کیونکہ سب کام خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرتے تھے مگر اپنے مریدوں سے صرف یہ چاہتے تھے کہ ہمارے پاس آکر رہیں - تاکہ نشانات الٰہی دیکھ کر ان میں ایمان اور یقین بڑھے - اور شدت ایمان و یقین کی وجہ سے - یا یوں کہو کہ عشق کی وجہ سے ان کا تزکیہ نفس ہو جائے پھر حضور کے زمانہ کے بعد اب حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام نے جو راہ پیش کی ہے - یعنی تحریکِ جدید والی وُہ اس زمانہ کا تزکیہ ہے - یعنی سادہ زندگی - اور جلسے اور تبلیغیں - اور باجماعت نمازیں اور قرآن مجید وغیرہ کا درس اور طرح طرح کی قربانیاں مالی اور جانی اور تہجد - اور نفلی روزے - اور دُعائیں - مگر یاد رکھو - کہ یہ نیا رنگ نہیں ہے بلکہ پہلے دوسرا رنگ ظاہر تھا - اور یہ خفیہ تھا - اب زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے یہ زیادہ ظاہر ہوتا جاتا ہے - اور اگر جماعت واقعی مقام محمود حاصل کرنا چاہتی ہے - تو محمدیت اور احمدیت دونوں رنگوں کو جمع کرے اور تحریک جدید کے مطالبات کو کامل شوق اور کامل قوت کے ساتھ پورا کرنے پر توجہ کرے - اور نماز باجماعت یعنی جماعتی کاموں میں ایک نظام کے ساتھ جدوجہد کرے - اور قرآن الفجر پر زور دے اور تہجد کو اپنا شعار بنالے - اور دعاؤں میں لگی رہے - تب کامیابی ہوگی - کیونکہ جو زمانے آگے آئیں گے - ان میں لوگ اس زمانہ کے اعمال کو ترسیں گے - جیسے اب ترستے ہیں - کہ ہائے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس اور صحبت میں کیوں نہ بیٹھے :-

ترکِ دُنیا کیا ہے

یاد رہے - کہ مجملاً ترکِ دُنیا کے معنے یہ ہیں - کہ انسان کا دلی تعلق اتنا اللہ تعالےٰ سے ہو جائے - اور اتنی بیزاری دُنیا اور اس کے اسباب سے ہو جائے - کہ سوائے ضروری حاجات کے وُہ دُنیا کو بکلی ترک کر دے - اور صرف وُہ حصہ اختیار کرے - جو خدمت دین کے لئے ضروری ہو - اب یہ دیکھنا چاہئیے - کہ دُنیا کیا ہے سو جان لو - کہ دُنیا کی ہر چیز دُنیا ہے - لیکن اگر ان کو جماعت وار تقسیم کر دیا جائے - تو وُہ حسب ذیل چیزیں بنتی ہیں :-

۱ - کھانا - پینا - پہننا اور اس کی متعلقہ چیزیں - یعنی زندگی کی قیام کے لئے لازمی اشیاء

۲ - اموال - اور اس کی متعلقہ چیزیں مثلاً ملازمت - زراعت - تجارت وغیرہ

۳ - عورت اور اس کی متعلقہ چیزیں جو تمام شہوات اور خواہشات کا مرکز ہے

۴ - اپنا نفس اور اس کی متعلقہ چیزیں مثلاً اپنی اولاد - جس کے وجود سے یہ سب اوپر والی چیزیں قیام پذیر ہیں -

باقی گناہ جو ہیں جیسے حرامخوری - عیاشی - تکبر - وغیرہ وُہ سب ان میں سے کسی چیز کے حصُول کے لئے بطور زینہ کے ہیں - اگر اصل چیز ترک کر دوگے - تو پھر وُہ گناہ ہی صادر نہ ہوگا - مثلاً جب کھانا صرف اتنا رہ جائے - کہ وُہ فرض ہو - تو پھر حرام خوری اور رشوت ستانی کہاں رہے گی - اور خیانت اور چوری کس طرح واقعہ ہوگی - اور اگر اموال ہی مقصد نہ ہوں گے - تو بخل کہاں رہے گا - اور چندوں اور مطالبات کے پورا کرنے میں کیوں کمی رہے گی - اور اگر عورت ہی دل سے اتر جائے گی تو بدنظری - اور زنا کہاں باقی رہیں گے اور عورت کا فتنہ کس طرح مؤثر ہو سکے گا - حالانکہ یہ وہ عظیم الشان فتنہ ہے جو آدمؑ کے وقت میں بھی تھا - اور نوحؑ کے وقت میں بھی تھا - اور لوط کے وقت میں بھی تھا - اور یوسف کے وقت میں بھی تھا - اور موسےٰؑ کو بھی اس سے دکھ پہونچا - اور داؤدؑ کا پیچھا آج تک معترض نہیں چھوڑتے -

Digitized by Khilafat Library

اور یہی فتنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے دو دفعہ ظاہر ہوا۔ اور یہی مسیح موعودؑ کے وقت میں نمودار ہوا۔ اور پیغامیوں کا وجود اسی بنیاد پر قائم ہوا۔ اور یہی حضرت خلیفۃ المسیح کے زمانہ میں برپا ہوا۔ اور اہل مباہلہ اور احرار اور ان کے دوستوں کی جماعتیں اسی کی وجہ سے قائم ہوئیں۔ اور یہی وہ خطرناک چیز ہے۔ جس کی بابت سرورِ کائنات فرما گئے تھے کہ دجال بھی پگھل جائے گا اور یاجوج و ماجوج بھی فنا ہو جائیں۔ مگر ایک فتنہ یعنی عورت کا فتنہ کبھی دنیا میں سے نہیں ہٹے گا۔ پس ہمیشہ ڈرتے رہو اس سے اور چاروں آنکھیں کھلی رکھو اس سے بچانے کے لئے تاکہ کہیں ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور ان من ازواجکم و اولادکم عدوا لکم فاحذروھم کا فرمان ہمیشہ زیر غور رکھا کرو۔ اور اگر نفس کی جڑ کٹ جائیگی۔ تو پھر ہوئی و ہوس کہاں رہیگی۔ اور مجاہدات کیوں نہ آسان ہو جائیں گے۔ اور جان دینا کیوں راحت بخش نہ ہو جائے گا۔ اور اگر اولاد ہی کی محبت خدا کے مقابل میں ہیچ ہوگئی۔ تو ان کا ذبح کرنا کسی ابراہیم کو کب ناگوار ہوگا۔ اور پھر احمدیت سے ارتداد یا جماعت سے اخراج جورو یا اولاد کے فتنوں کی وجہ سے کیونکر ہو سکے گا۔ غرض ان جڑوں کو سمجھ لو۔ اور ان کی نمبروار اہمیت کو دیکھ لو۔ اور پھر ہر شخص کو اپنے حالات کے مطابق اور اپنی فطرت کے میلان کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں بعض لوگ جانوروں کی طرح صرف کھانے پینے اور اپنی جسمانی راحتوں کے ہی دلدادہ ہیں۔ اور وہی ان کے لئے فتنہ یعنی امتحان ہیں اور بعض بنیوں کی طرح صرف مال کے عاشق ہیں۔ اور وہی ان کے لئے فتنہ ہے۔ اور بعض عورت کے فریفتہ ہیں۔ اور وہی ان کے لئے فتنہ ہے یا ان کی دشمن ہے۔ اور بعض اپنے نفس یا اپنی اولاد کے عاشق ہیں۔ اور وہی ان کے لئے امتحان ہیں۔ یا ان کے دشمن ہیں۔ پس جو شخص جس کمزوری میں اپنے تئیں مبتلا دیکھے۔ یا ان ماسوی اللہ باتوں میں جس چیز سے اپنی محبت دیکھے۔ اور جسے اپنا محبوب سمجھتا ہو۔ اُسے کاٹے اور ترک کرے۔ اور اس سے آگاہی حاصل کرے۔ پھر اس سے بیزار ہو۔ یہاں تک کہ خدا کو اس پر مقدم کر لے۔ تو بس بیڑا پار ہے۔ اور جب تک یہ نہیں ہوگا تب تک دو کشتیوں میں اس کے پیر رہیں گے اور وہ امتحان کے وقت ڈوب کر ہلاک ہو جائے گا۔ سوائے اس کے کہ رحمتِ خداوندی اس کو اپنی کشتی میں کھینچ لے۔

ترکِ دنیا کا صحیح مفہوم

پس یہاں ترکِ دُنیا کے معنے پھر سمجھ لو۔ کہ ان چیزوں کے چھوڑ دینے کا یہ مطلب ہے۔ ابتداء میں عارضی طور پر اکثر حصہ کا چھوڑ دینا۔ اور پھر مستقل طور پر ترکِ فضول یعنی شرعی ضرورت کے سوا فضول حصہ کا چھوڑ دینا۔ اور ہمیشہ خدا کے مقابل پر ان کا چھوڑ دینا مراد ہے۔ ورنہ کون بیوقوف کہتا ہے۔ کہ ضروری کھانا نہ کھاؤ اور بھوکے رہ کر مر جاؤ۔ یا طیب اموال نہ کماؤ۔ یا ان میں سے بقدر ضرورت خرچ نہ کرو۔ یا بیوی کو طلاق دیدو۔ یا اس کے حقوق ادا نہ کرو۔ یا خودکشی کر لو۔ یا اپنی اولاد کو واقعی ذبح کر دو۔ جیسے ابتداء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی خیال کر لیا تھا۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ سادہ زندگی بسر کرو۔ اور باقی بچا کر دین کی خدمت میں لگاؤ۔ اور ضروری اموال لیکر بحکم آیت قل العفو باقی خدا کے سپرد کر دو۔ اور عورت سے صرف اتنا فائدہ اٹھاؤ۔ جو نساءکم حرث لکم میں ہے اور باقی حصہ کو فتنہ سمجھو۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ سلسلہ کی عدو ہے تو تم بھی اس کو دشمن سمجھو۔ اور جو سلوک ایک دشمن سے کرنا شریعت کا حکم ہے۔ ویسا ہی اس سے کرو۔ اسی طرح اولاد سے اتنا تعلق رکھو کہ اس کو اپنا قائم مقام خدمتِ دین کیلئے بنا سکو۔ اور اس کو فتنہ سمجھکر ہر وقت یہ بات مدنظر رکھو۔ کہ کہیں اس کا تعلق میرے اخراج از جماعت کا باعث نہ ہو۔ اور اگر اس کو عدو لکم یعنی اس راہ میں اپنا دشمن پاؤ۔ تو اصلاح کی کوشش کرو۔ ورنہ اسی طرح ان کو عاق کر دو۔ جس طرح حضور علیہ السلام نے اپنی بعض اولاد کو عاق کر دیا تھا۔ اور پھر اس عاق کرنے میں کتنی برکت پڑی۔ کہ پھر وہی اولاد حضور کے اصحاب الصفہ میں داخل ہو گئی۔ اور جب یہ سب چیزیں واقعی اور حقیقی طور پر دل سے اتر جائیںگی تو بیچارا النفس پھر کیا رہ جائے گا۔ کھانا پینا۔ پہننا۔ اموال عورت اولاد ترک کرکے پھر وہ بجائے خود ہی خاک ہو جاتا ہے۔ یہ سب گناہ اور تکبر اور انانیت اور ظلم انہی چار باتوں کے لئے ہوتے ہیں جب یہ چاروں ہاتھ پیر کٹ گئے۔ تو ایک لاچار جسد پڑا رہ جاتا ہے۔ اور وہ بے دست و پا ہونے کی وجہ سے آخر پچ پچ مر ہی جاتا ہے۔ اس وقت اس فنا کے بعد خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی طرف سے ایک نیا نفخِ رُوح اور ایک نئی زندگی اور ایک نیا کلام اس کے اُوپر نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ محبوب آ کے اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو یہی فنا اور بقا اور لقا کے منازل ہیں۔ جن کو تم ترستے ہو۔ اور حضرت صاحب کی تحریروں میں ان کا بیان پڑھ پڑھکر حیران ہوتے ہو۔ اور سمجھتے نہیں کہ وہ تم کو کیونکر حاصل ہوں اس درجہ کے بعد وہ خداوند خدا خود اپنے بندہ کو کھلاتا ہے۔ اور خود اس کی ضروریات کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور خود اس کے لئے راحت کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اور خود اس کو نئے اعضا دیتا ہے۔ یعنی پہلے کھانے کی جگہ یاتیک من کل فج عمیق والے کھانے اور پہلے اموال کی جگہ فتوحاتِ مالی کا سلسلہ۔ اور پہلی بیوی کی جگہ اپنی "خدیجہ" اور پہلی اولاد کی جگہ محمود اور بشیر اور شریف اور مبارک اور مبارکہ اور حفیظ۔ بلکہ بعض پہلی اولاد بھی واپس آجاتی ہے۔ اور یہ ہے فائدہ نبی کے حالات اپنے آنکھوں سے دیکھنے کا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ترکِ دنیا کی عملی صُورت

اب رہی عملی صورت ترکِ دنیا کی۔ سو پہلے میرے دل میں اڑنگ بڑنگ اس کے متعلق خیالات اور مضامین آتے رہتے تھے۔ اور طرح طرح کے راستے ہم نے بھی تجویز کر رکھے تھے۔ مگر اب خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کی وحی خفی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر جو راستہ و سلوک تحریک جدید کے رنگ میں کھولا گیا ہے وہ سب سے بہتر اور سب سے آسان اور سب سے اعلیٰ ہے۔ پس پکڑ لو اس کے انیس مطالبات کو اور گذر جاؤ اس جہنم میں سے اور پہنچ جاؤ گے سیدھے بہشت میں۔ مگر اطاعت اخلاص اور صحت نیت کے ساتھ نہ کہ دکھاوے کے لئے یا لوگوں کی شرما شرمی کیونکہ اخلاص کے سوا کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو لے لو ایک نسخہ مطبوعہ ان مطالبات کا جس کا نام ہے۔ تحریک جدید کے انیس مطالبات اور پڑھو اس کے ساتھ وہ مضمون تحریک جدید پر جو انشاء اللہ اگلے ہفتہ شائع ہوگا اور دعا کرو۔ اور نیت درست کرو۔ اور اقرار کرو۔ اپنی زبان سے اور اقرار کراؤ اپنے دل کو کہ میں آئندہ سے اس پر حتی الوسع عامل رہونگا۔ اور پھر عمل شروع کر دو۔ اور ہر قدم پر صدق اور اخلاص کو قائم رکھو اور محاسبہ جاری رکھو۔ اور ہر مطالبہ پر اپنے حالات کے مطابق عمل کرنیکی کوشش کرو اور اگر شبہ ہو۔ بعض معاملات میں تو دفتر تحریک جدید سے اس کا حل چاہو۔ ورنہ خدا سے دعا کرو۔ وہ خود بتائے گا۔ کیونکہ پہلا قدم انقطاع اور تبتل کا اٹھاتے ہی وہ تمہارے دل پر سے بھی ایک پردہ اٹھا دیگا۔ اور معرفت کی معرفت تم کو خود بھی آگاہ کرتا رہے گا۔ پس یہ بنی بنائی سکیم ترک دنیا کی تمہارے لئے موجود ہے مجھے کسی مضمون کی اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور ساتھ ہی کچھ وہ باتیں جو حضرت امیر المؤمنین نے فرمائی ہیں۔ ان کو نہ بھولو۔ یعنے ہفتہ میں ایک دن کی تہجد سے لیکر ساتویں دن کی تہجد تک اور ہفتہ میں پیر یا جمعرات کا روزہ (یا زیادہ اگر طاقت اور حالات اور صحت اور کام اجازت دیتا ہو۔) اور قرآن الفجر یعنے محبت اور ترتیل سے کلام الٰہی کو پَو پھٹنے سے لیکر طلوع آفتاب تک کسی وقت پڑھنا اور باترجمہ پڑھنا

Digitized by Khilafat Library

اس کے سوا جو نوافل مالی۔ بدنی۔ عقلی۔ ذہنی علمی۔ زبانی۔ جسمانی کسی سے ادا ہو سکیں۔ یعنی فاستبقوا الخیرات۔ اور ساتھ ہی مطالعہ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف اس ایک نیت کے ساتھ کہ جو کچھ اس میں ہوگا اسے میں اپنا عقیدہ بناؤں گا۔ اور جو کچھ اس میں حکم ہیں ان پر عمل کروں گا۔ اور کسی دلیل کا محتاج نہ ہونگا اور کوئی جرح قدح کبھی کسی بات پر نہ کروں گا۔ بلکہ ہر عقیدہ اور ہر حکم پر سر تسلیم برضائے قلب خم کرونگا۔ خواہ وہ سمجھ میں آئے یا نہ آئے تو ان حالات میں میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ شاید ۳ دن نہ گذریں گے کہ آپ آسمانی انوار و برکات کو محسوس کریں گے۔ اور عنایت الٰہی آپ کا مخفی تزکیہ اور آسمانی علوم آپ کے دماغ پر معرفت کا نور اور آسمانی محبت و متاع آسمانی، آپ کے دل میں خدا کے عشق کو نازل کرنا شروع کردے گی اور ان سب کے نتیجہ میں آپ سچے خادم دین یا یوں کہو کہ عبداللہ بن جائینگے اور یہی فریقین کا مقصود ہے۔

تین ضروری شرائط

مگر اس درجہ کے حاصل کرنے کے لئے ۳ شرائط ہیں اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مصرعہ میں بیان فرمائے ہیں۔ یعنی ؎

سعادت دی ارادت دی وفا دی

یعنی اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہو تو ایسی سعادتیں ملتی ہیں۔ اور اول اسی کا فضل شامل حال ہو تو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اس کے بعد ضرور ہے کہ بندہ کے اپنے دل میں بھی ارادہ ہو اور نیت پختہ ہو اور وہ یہ کہہ کر اٹھے کہ اب یہ کام کرنا ہی ہے چاہے کچھ ہو جائے۔ اس کا نام ہے ارادت یا صدق نیت پھر یہ بھی کافی نہیں جب تک وفا نہ ہو یعنی استقامت استقلال اولوالعزمی دائمی کہ خواہ کوئی روک ہو اس راستہ کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور خواہ کیسی مصیبتیں اس راہ محبت میں برداشت کرنی پڑیں یا پہاڑ بھی حائل ہوجائیں یا منار دو پر بھی باہر کی طرف سے بغیر سیڑھی کے اپنے ناخنوں اور دانتوں کے بل چڑھنا پڑے۔ جب بھی قدم پیچھے نہیں ہٹاتا تب جاکر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کی رحمت کی تکمیل ہوتی ہے اور نتیجہ کامیابی والا نکلتا ہے۔ اس کے بعد مجاہدات کا زمانہ آتا ہے یا یوں کہو کہ عملی ترک دنیا کا وقت آجاتا ہے اور یہ سعادت مند لوگ پھر ترک دنیا کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں اور سب کچھ خدا کے لئے چھوڑ دیتے ہیں پھر خدا تعالیٰ ان کا ظاہراً و باطناً خود متولی بن جاتا ہے اور ان کو مردہ کی حالت سے نئی زندگی کی طرف تین مدارج یعنی فنا اور بقا اور لقا کے راستہ سے لاتا ہے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت مختصر الفاظ میں یوں بیان کیا ہے ؎

دوا دی اور غذا دی اور قبا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یعنی پہلے سالک جب دنیا کو ترک کرتا ہے تو ابتداءً اس سے صرف اتنا حصہ لیتا ہے جیسے بیمار دوا کو یعنی تلخ زندگی کو اختیار کرتا ہے اور سب مزے اور سب آرام اور سب لذتیں اپنے لئے حرام کرلیتا ہے۔ اور ایسا ہوجاتا ہے گویا کوئی بجائے طعام کے محض دوا پر گذارہ کرے اور اپنی زندگی صرف تلخ دواؤں پر بسر کرے اور دوا کی طرح اپنی ضروریات زندگی مختصر سے مختصر طور پر لیوے اور وہ بھی ایسی صورت میں کہ ان میں بھی کوئی لذت نہ ہو اور نہ کوئی مزا آوے بلکہ کڑواہٹ محسوس کرے۔ جب اس پر ایک حصہ عمر گذر جاتا ہے جو اپنی اپنی استعداد اور بیماری اور حالات کے مطابق تھوڑی مدت سے لے کر لمبائی تک ہوتا ہے تو پھر اس فنا کے بعد غذا کا زمانہ یعنی بقا کا زمانہ آجاتا ہے اور اس کو پھر خدا تعالیٰ بتا دیتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے اس وقت وہ پھر دنیا سے اتنا بقدر ضرورت اختیار کرتا ہے۔ جتنے سے اس کے کام بآسانی ہو سکیں اور خدمت دین سہولت اور طاقت کے ساتھ ادا ہو ورنہ وہ بیکار ہو جائیگا۔ پھر جو انبیاء یا خلفاء یا دنیا کے ہادی ہوتے ہیں ان کے لئے تیسرا درجہ لقا کا یعنی وصل اور کلام کا آتا ہے وہ دوسروں پر بھی آتا ہے مگر ان لوگوں پر بہت نمایاں طور پر آتا ہے اور ان کو رب العزت کی طرف سے قبا پہنائی جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب یہ تارک الدنیا نہیں ہیں بلکہ بادشاہوں کی طرح سرخ قبا پہن کر مسجد نبوی میں وفود سے ملاقات کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) یا مرغ اور پلاؤ اور بادام روغن زبردستی ان کو کھلایا جاتا ہے تاکہ ان کا لطیف اور اعلیٰ دماغ دن رات کام کرتے کرتے کمزور نہ ہو جائے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) یا ان کو خیرات حسان بیویاں دی جاتی ہیں تا ان کی کوفت دور ہو یا ان کو موٹریں اور کوٹھیاں دی جاتی ہیں تاکہ دین کا کام بسہولت تمام تھوڑی دیر میں کرسکیں اور مہمانوں کے لئے دیگیں اور قدور راسیات چڑھ جاتی ہیں اور منار سے بلند ہو جاتے ہیں۔ اور احمدیہ کور ان کے آگے پیچھے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور لوگ قدموں پر غلاموں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا ان کے رعب سے کانپنے لگتی ہے۔ (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

غرض یہ باتیں قبا ہیں جو بارگاہ الٰہی کی طرف سے زبردستی بطور نشان اور پیشگوئیوں کے ماتحت ان کو پہنائی جاتی ہے تاکہ وہ بھی خدا کی شان کو دنیا پر ظاہر کریں مگر ایسی قبا صرف دنیا کے سامان ہی نہیں ہوتے تا ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص مصنوعی طور پر ایسے ٹھاٹ دکھا کر لوگوں کو دھوکہ دے سکے بلکہ وہ اپنی اہلیت بھی اسی قبا کے لئے ساتھ ساتھ ظاہر کرتے جاتے ہیں اور ان کے علم اور معارف کے آگے کوئی تقریر نہیں سکتا اور ان کی دعاؤں کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا اور جس مردہ کو وہ چھو دیں اس میں جان پڑ جاتی ہے اور جس کمزور کا ہاتھ پکڑ لیں اس میں ایک بجلی کی طاقت بھر جاتی ہے اور جس کی طرف ناراضگی سے دیکھ لیں اس کے پیر تلے کی زمین نکل جاتی ہے ان کے در و دیوار میں برکات اور فضل اور رحمت کے آثار نظر آتے ہیں اور دنیا کا ہر نیک ان کی طرف کھنچا چلا آتا ہے بلکہ ایسے منکر اور معاند لوگ بھی جن کو "تائی" یا "مرزا سلطان احمد" کہنے لگتے ان کے غلام بن جاتے ہیں اور جن کی بابت کبھی خیال بھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ سلسلہ حقہ کو مان لینگے۔ اور لیمزقنہم کا مزا وہ اپنے مخالفین کو چکھا دیتے ہیں اور جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا کا لطف اپنے دوستوں اور پیاروں کو دکھا دیتے ہیں اور ان کی شان مقام محمود پر پہنچکر یہاں تک بڑھتی ہے کہ انک تھدی من احببت کے رنگ میں الوہیت کی چادر ان پر ڈالی جاتی ہے اور وہ کان اللّٰہ نزل من السماء کا نظارہ اپنے مخلصین کی آنکھوں کے سامنے پیش کردیتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کے اندر دنیا نہیں ہوتی۔ اور دل ان لوگوں کا برابر دنیا سے متنفر رہتا ہے اور دل اس سے ایسا ہی الگ اور خشک رہتے ہیں جس طرح بطخ پانی سے۔ سو اے عزیزو! یہ ہے ترک دنیا یا ترک ماسوی اللہ جس کے نتیجہ میں یہ یہ عجائبات ظہور میں آتے ہیں بس اٹھو اور کوشش کرو اور دعا کرو۔ اور چھوڑو ماسوی اللہ کو اور خالی کرو اپنے دل کا جام اس نجاست دنیا سے تاکہ ڈالی جائے اس میں عشق الٰہی کی مے جیسے کہ ساقی مے خانہ عشق نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ ؎

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو۔ ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دنیا اختیار کرنے کا اثر الٰہی سلسلہ پر

اب اس کے بعد انشاء اللہ میں ایک قصہ قرآنی بیان کرونگا۔ جس سے معلوم ہوگا کہ دنیا کے اختیار کرنے سے افراد پر نہیں بلکہ الٰہی سلسلوں پر کیا کیا آفتیں آئی ہیں اور کس طرح دنیا ان تمام برکات کو کھا جاتی ہے اور تباہ کردیتی ہے جو انبیاء علیہم السلام اپنے زمانہ میں لاتے ہیں۔

کیونکہ دنیا کو ترک نہ کرنے کے معنے ہیں کہ خدا پر توکل نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسباب پر توکل اور بھروسہ کیا گیا ہے اور یہ بات شرک ہے

Digitized by Khilafat Library

اور شرک کی طرف لے جاتی ہے وجہ اُس کی یہ ہے کہ مبتدی اسباب کو خُدا سمجھتا ہے۔ کیونکہ اُن پر ہی اعتماد رکھتا ہے۔ اور ان کو ہی محبوب سمجھتا ہے۔ اور منتہی اسباب کو اسباب ہی سمجھتا ہے۔ اور صرف مسبب الاسباب پر ہی اپنا بھروسہ رکھتا ہے۔ اور اسی کو اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے توحید کے حصُول کے لئے ان اسباب کا ترک کرنا ابتداءً فرض اور ضرُوری قرار دیا گیا۔ بلکہ راہِ سلوک میں اسے پہلا قدم یا پہلی سیڑھی قرار دیا گیا ہے اور کوئی ترقی رُوحانی اس شخص کو نہیں مل سکتی۔ اور وُہ کوئی درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک پہلے یہ قربانی پیش نہ کرے۔ اور موحد نہ بن جائے۔ اور عشقِ الٰہی کی لذت نہیں چکھائی جاتی۔ جب تک پہلے اسباب کے عشق کو جو غیر اللہ ہیں دل سے بکلی نکال نہ دیا جائے۔

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ

کیا آپ کا عہد پورا ہو گیا

کیا آپ نے اپنا وعدہ جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور چندہ تحریک جدید کے متعلق کیا تھا پورا کر دیا؟ اگر نہیں تو آپ کو یاد رہے کہ یکم دسمبر ۱۹۳۶ء سے پہلے پہلے اپنا عہد سو فی صدی پورا کر دیں۔ اس لئے کہ یکم دسمبر دوسرے سال کے عہد کے پورا کرنے کی آخری تاریخ ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

قادیان

اضافہ چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سُن کر

ایک گھنٹہ کے اندر اندر لبیک کہنے والے مخلصین

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا قابلِ تعریف ایثار

اکتوبر کے آخر میں مجلس مشاورت کے اجلاس سے فارغ ہو کر آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کوئٹہ تشریف لے گئے۔ تو باوجود کوئٹہ میں اپنے نہایت مختصر قیام کے انہوں نے جماعت احمدیہ کوئٹہ کے احباب کو ایک گھنٹہ ملاقات کے لئے دیا۔ اس موقعہ پر جناب محمد رشید صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے آپ سے درخواست کی۔ کہ مجلس مشاورت میں سلسلہ کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے جو لائحہ عمل تجویز ہوا ہے۔ اس سے ہمیں بھی آگاہ فرما دیا جائے۔ کیونکہ بعض سوانح کی وجہ سے ہمارا نمائندہ شامل نہیں ہو سکا۔ اس پر انہوں نے احباب جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے آگاہ فرمایا۔ آپ ساڑھے چھ بجے شام تشریف لائے۔ نماز مغرب جماعت کے ساتھ ادا کی۔ اور ساڑھے سات بجے اپنے سیلون کو چلے گئے۔ ان کے تشریف لے جانے کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ نے حاضر الوقت احمدی احباب کو مخاطب کر کے چندہ میں قدم بڑھانے کی تلقین کی۔ اللہ تعالےٰ نے قبولیت کے لئے احباب کے قلوب کو کھول دیا۔ اور مندرجہ ذیل احباب نے اپنے چندوں کی شرح میں اضافہ کیا:

(۱) منشی برکت علی صاحب موصی ۱/۱۰ سے ۱/۹

(۲) میاں محمد یوسف صاحب بی۔ ایس سی موصی ۱/۱۰ سے ۱/۹

(۳) مسٹر بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ۱ آنہ سے ۲ آنہ فی روپیہ کی شرح سے

(۴) چودھری عبدالرحمٰن صاحب "

(۵) شیخ کریم بخش صاحب مالک اقبال بوٹ ہاؤس "

(۶) میاں فیض محمد صاحب وارڈر ہسپتال "

(۷) ماسٹر عبدالکریم صاحب ٹیلر "

(۸) میاں عبداللہ صاحب حلوائی "

(۹) میاں محمد فاضل صاحب ایجنٹ سنگر سوئینگ مشین "

(۱۰) مسٹر منظور احمد صاحب سپرا ارڈرسل "

(۱۱) بابو ناظر حسین صاحب ریلوے "

(۱۲) چودھری عبداللہ خان صاحب بی۔ اے موصی ۱/۱۰ سے ۱/۹ حصہ کی۔

یہ فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کرتے ہوئے امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ لکھتے ہیں:۔

میرے آقا۔ یہ تو وُہ مخلص ہیں۔ جو اس وقت حاضر تھے۔ ابھی کئی صاحب دل و اخلاص ایسے بھی ہوں گے۔ جن تک یہ طوعی تحریک ابھی تک نہیں پہونچی۔ ان میں سے بھی انشاء اللہ تعالےٰ کئی شامل ہوں گے۔ میں حضور کی خدمت میں ان سب بھائیوں کے لئے اور ان کے لئے بھی جو ابھی تک قربانی میں وسعت نہیں دکھلاتے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

عالیجاہا! ہم دور افتادہ مقام پر ہیں۔ بار بار دارالامان نہیں آسکتے۔ خدا نے ہماری سنی۔ اور ابھی جبکہ مشاورت کی تجاویز بذریعہ اخبار ہم تک نہیں پہونچی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک نیک بندے کو یہاں بھیج دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک جو نمائندے شریک مجلس تھے۔ یا جو قریب کی جماعتیں تھیں۔ وہاں کے مخلصوں اور سابقون کا تو ہم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے میری فہرست چندہ میں اضافہ کرنے والے دوستوں کی حضور کی خدمت میں بہت جماعتوں سے بعد میں ملے گی۔ اگرچہ ہم نے حضور کا ارشاد سننے کے ایک سوا گھنٹہ کے اندر اندر یہ کارروائی کی ہے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔ میرا حصہ وصیت اگر ۱/۱۰ کا نہ ہوتا تو میں انشاء اللہ آگے بڑھنے والوں میں ہوتا۔ اللہ میرے لئے کوئی اور دروازے کھولے۔

سیدی۔ ہم میں بعض شرح سے کم دیتے ہیں اور بعض نادہند ہیں۔ جو اکثر معمار صاحبان ہیں یہ فرقہ بہت دعا اور توجہ کا محتاج ہے۔ مجوزہ بجٹ ۳۶-۱۹۳۵ء بشمولیت چندہ جلسہ سالانہ کوئٹہ اور دوسرے مقامات بلوچستان کا ۲۵۰۸ روپے تھا۔ میں نے کل ہی بجٹ بنایا ہے۔ جس میں ہر ایک نادہند یا بے شرح دینے والے کے نام کے سامنے پوری شرح یعنی ۱ آنہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ لگایا ہے۔ اور اس طرح بجٹ ۳۲۰۰ کے قریب بشمولیت چندہ جلسہ سالانہ تیار کیا ہے۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ یہ بجٹ مکمل طور پر پورا ہو جائے۔ میں اتنا متمول تو نہیں۔ کہ یہ وعدہ کر سکوں۔ کہ اگر نادہندوں کی وجہ سے یا بے شرح ادا کرنے والوں کی وجہ سے جو کمی بجٹ کی سال کے بعد رہ جائے گی۔ اسے پورا کرنے کا میں خود اپنی گرہ سے ذمہ وار ہوں گا۔

Digitized by Khilafat Library